# صفاتِ باری تعالی کے بارے میں مسلم متکلّمین کی فکر (قرآن و سنت کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ)

*The Attributes of Allah Almighty, Thoughts of Muslim Theologians: Analytical study in the light of Qur'an and Sunnah*

عثمان جاوید*
عاصم نعیم**

**Abstract**

The knowledge of the names and attributes of Allah Almighty is more important than all other sciences, because the value of knowledge depends on the importance of the things that come from it. The knowledge and worship of Allah Almighty is impossible without knowing the names and attributes of Allah Almighty. In view of this importance, the basic sources of religion, the Qur'an and the Hadith, mention the names and attributes of the Almighty in detail, and scholars of every age have made it a topic of discussion and presented their researches on it. Muslim intellectuals have different, diverse and contradictory views on the attributes of the Almighty. Each group has expressed its concern about their faith and belief in them and their interpretation. The following article will discuss the meaning of the attributes of the Almighty, their different types, the attributes of the Almighty in the Qur'an and Sunnah, the different views of the Muslim scholars about them and the different ways of interpreting them.

**Keywords:** Attributes, Theologians, Names, Thoughts.

اللہ تعالی کے اسماء و صفات کا علم باقی تمام علوم کی نسبت زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ کسی علم کی قدر و قیمت اس سے حاصل ہونے والی اشیاء کی اہمیت پر موقوف ہوتی ہے۔ اللہ تعالی کی معرفت اور بندگی اللہ تعالی کے اسماء وصفات کو جانے بغیر ناممکن ہے۔

*پی ایچ ڈی سکالر، انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔
**ایسوسی ایٹ پروفیسر، انسٹیٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

**امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں:**

ان الْعلم بِاللّٰه اصل كل علم وَهُوَ اصل علم العَبْد بسعادته وكماله ومصالح دُنْيَاهُ وآخرته وَالْجهل بِهِ مُسْتَلْزم للْجَهْل بِنَفسِهِ ومصالحها وكمالها وَمَا تزكو بِهِ وتفلح بِهِ فالعلم بِهِ سَعَادَة العَبْد وَالْجهل بِهِ اصل شقاوته[1]

**"اللہ تعالی (کے اسماء وصفات) کا علم تمام علوم کی اصل ہے اور اس کی معرفت بندے کی ہر سعادت وکمال اور دنیا و آخرت کی تمام مصالح کی بنیاد ہے۔ جبکہ اسماء وصفات سے جہل اصل شقاوت ہے۔"**

**شیخ عبد الرحمن بن سعدیؒ، امام ابنِ تیمیہؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں:**

إنّ العلم بالله، وأسمائه، وصفاته أشرف العلوم، وأجلها على الإطلاق لأنّ شرف العلم بشرف المعلوم، والمعلوم في هذا العلم هو الله سبحانه، وتعالى بأسمائه، وصفاته وأفعاله، فالاشتغال بفهم هذا العلم اشتغال بأعلى المطالب، وحصوله للعبد من أشرف المواهب[2]

**"اللہ تعالی کی ذات اور اسماء وصفات کا علم تمام علوم میں سے اعلی علم ہے کیونکہ کسی علم کے شرف وکمال کی بنیاد اس سے معلوم ہونے والے چیز کے شرف وکمال پر ہوتا ہے۔ اس علم کا حاصل اللہ تعالی کی ذات، اس کے اسماء وصفات اور افعال کی معرفت ہے۔ لہذا اس علم میں مشغول رہنا باقی تمام مقاصد سے برتر ہے اور یہ بندے کی خوش بختی کی دلیل ہے۔"**

اس علم کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر بنیادی مصادرِ دین قرآن وحدیث میں اسماء وصفاتِ باری تعالی کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے اور ہر دور کے اہلِ علم نے اس کو موضوعِ بحث بنایا اور اس پر اپنی تحقیقات پیش کی ہیں۔ مسلم اہلِ دانش کے ہاں صفاتِ باری تعالی کے متعلق مختلف، متنوع اور متضاد قسم کی آراء پائی جاتی ہیں۔ ہر گروہ نے ان پر ایمان ویقین اور ان کی تعبیر وتشریح کے بارے میں اپنی فکر کا اظہار کیا ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں صفاتِ باری تعالی کا معنی ومفہوم، ان کی مختلف اقسام، کتاب وسنت میں وارد صفاتِ باری تعالی، ان کے متعلق مسلم متکلمین کی مختلف آراء اور ان کی تعبیر وتشریح کے مختلف اسالیب کے متعلق بحث کی جائے گی۔ قرآن وسنت میں وارد الفاظ کی لغوی وضاحت کے لیے علماءِ کرام نے غریب القرآن والحدیث کے نام سے کتب تحریر کی ہیں مضمون کے آخر میں صفاتِ باری تعالی کے متعلق مختلف کتبِ غریب الحدیث میں مختلف سکالرز کی تحقیقات کا اندازِ تعبیر پیش کیا جائے گا۔

---

[1] ابن قیم، محمد بن أبي بكر، **مفتاح دار السعادة ومنشور ولاية العلم والإرادة**، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س۔ن)، ۱: ۸۶

[2] سعدي، عبد الرحمن بن ناصر، **تفسير أسماء الله الحسنى**، (المدینہ المنورہ: الجامعۃ الإسلامیہ، ۱۴۲۱ھ)، ۱۴۸

## صفت کا لغوی معنی:

لغوی تعریف: صفت اصل میں وصف ہے اس کے آخر میں تا دراصل واو کے عوض ہے۔ اس کے لفظی معانی ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

مولانا وحید الزماں قاسمی نے اس کے درج ذیل معانی بیان کیے ہیں:

۱۔ صفت کسی چیز کی حالت و کیفیت جس پر وہ قائم ہو جیسے سیاہی و سفیدی، علم اور جہالت وغیرہ۔ وہ علامت جس سے موصوف پہچانا جائے۔

۲۔ حیثیت

۳۔ نحویوں کے نزدیک نعت یعنی صفت اسمِ فاعل، اسم مفعول، صفتِ مشبہ اور اسم تفضیل

۴۔ خوبی، تعریف

۵۔ قابلیت[3]

معجم مقاییس اللغۃ میں ہے:

وَالصِّفَةُ: الْأَمَارَةُ اللَّازِمَةُ لِلشَّيْءِ، كَمَا يُقَالُ وَزَنْتُهُ وَزْنًا وَالزِّنَةُ[4]

"صفت سے مراد کسی چیز کی ضروری علامت ہے جیسے باب "وزن یزن" سے مصدر "وزن" اور "زنۃ" آتے ہیں ایسے ہی باب "وصف یصف" سے "وصف" کے ساتھ "صفۃ" مصدر بھی آتا ہے۔"

وجَمْع الوَصْفِ: الأَوْصافُ، وجمعُ الصِّفَة: الصِّفاتُ--------------والصِّفَةُ: الحالَةُ التي عَلَيْها الشَّيْءُ من حِلْيَتِه ونَعْتِه. وأمّا الوَصْفُ فقد يَكُونُ حَقّاً وباطِلاً، يُقَال: لِسانُه يَصِفُ الكَذِبَ، وَمِنْه قَوْلُه تَعالى: وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الكَذِبَ[5]

"وصف کی جمع اوصاف ہے اور صفت کی جمع صفات ہے۔ صفت کسی چیز کی حالت یا کیفیت جس میں اس کی شکل و صورت یا اس کی خوبی یا خامی کا ذکر ہو جبکہ وصف حق اور باطل دونوں ہو سکتے ہیں۔ جیسے کہا جائے کہ اس کی زبان جھوٹ بولتی ہے اور اسی سے اللہ تعالی کا فرمان ہے: کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو۔"

---

[3] قاسمی، وحید الزمان، **القاموس الوحید**، (لاہور: ادارہ اسلامیات، ۲۰۰۱ء)، ۱۸۵۷

[4] أحمد بن فارس بن زكرياء القزويني، **معجم مقاییس اللغة**، (بیروت: دار الفکر، ۱۹۷۹ھ)، ۶: ۱۱۵

[5] زبیدي، محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق الحسيني، **تاج العروس من جواهر القاموس**، (دار الهداية: س ن)، ۲۴: ۴۶۲

ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

وصف: وَصَفَ الشيءَ لَهُ وَعَلَيْهِ وَصْفاً وصِفَةً: حَلَّاه، وَالْهَاءُ عِوَضٌ مِنَ الْوَاوِ، وَقِيلَ: الوَصْف الْمَصْدَرُ والصِّفَةُ الحِلْية[6]

"وصف یا صفت سے مراد کسی چیز کے اچھے یا برے پہلو کو بیان کرنا ہے۔ صفت کے آخر میں "ھا" "واوَ" کے عوض ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ "وصف "مصدر ہے جبکہ "صفت "تعریف یا خوبی کو کہتے ہیں۔"

## صفاتِ باری تعالیٰ:

"معتقد أهل السنة والجماعة في توحيد الأسماء والصفات "میں صفات باری تعالیٰ کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

الصفة هي: ما قام بالذات مما يميزها عن غيرها من أمور ذاتية أو معنوية أو فعلية [7]

"وہ صفات جو ذات الٰہی کے ساتھ قائم ہوں جو اسے غیروں سے الگ کر دیں۔ خواہ ان کا تعلق ذاتی امور سے ہو یا معنوی امور سے یا افعال سے۔"

محمد بن خلیفہ تمیمی لکھتے ہیں:

هي ما قام بالذات الإلهية مما يميزها عن غيرها، ووردت به نصوص الكتاب والسنة.[8]

"وہ صفات جو ذات الٰہی کے ساتھ قائم ہوں جو اسے غیروں سے الگ کر دیں اور وہ کتاب و سنت کی نصوص میں وارد ہوں۔"

## اسماء اور صفت میں فرق:

سعودی عرب کی مستقل فتوی کمیٹی سے جب اسماء اور صفاتِ باری تعالیٰ کا فرق پوچھا گیا تو انہوں نے درج ذیل جواب دیا:

أسماء الله كل ما دل على ذات الله مع صفات الكمال القائمة به؛ مثل: القادر، العليم، الحكيم، السميع، البصير؛ فإن هذه الأسماء دلَّت على ذات الله، وعلى ما قام بها من العلم والحكمة والسمع والبصر، أما الصفات؛ فهي نعوت الكمال القائمة بالذات؛ كالعلم والحكمة

---

[6] ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی، **لسان العرب**،(بیروت: دار صادر، ۱۴۱۴ھ)،۹: ۳۵۶

[7] تميمي، محمد بن خليفة بن علي، **معتقد أهل السنة والجماعة في توحيد الأسماء والصفات**،(الرياض: أضواء السلف،۱۹۹۹ء)،۳۱

[8] تميمي، محمد بن خليفة بن علي، **الصفات الإلهيه تعريفها، أقسامها**،(الرياض: أضواء السلف،۲۰۰۲ء)،۱۲

والسمع والبصر؛ فالاسم دل على أمرين، والصفة دلت على أمر واحد، ويقال: الاسم متضمن للصفة، والصفة مستلزمة للاسم.[9]

"اللہ تعالی کے اسماء وہ ہیں جو کہ اللہ تعالی کی ذات پر بمعہ صفاتِ کمال جو کہ اس کے ساتھ قائم ہیں پر دلالت کریں۔ مثلاً قادر، علیم، حکیم، سمیع، بصیر۔ یہ اسماء اللہ تعالی کی ذات اور اس کے ساتھ علم، حکمت، سمع اور بصر پر دلالت کرتے ہیں۔ اس طرح اسم دو امور پر دلالت کرتا ہے اور صفت صرف ایک امر پر۔ ایک قول یہ بھی ہے اسم صفت کو متضمن ہے اور صفت اسم کو متضمن ہے۔"

اسماء وصفات کے مابین فرق کرتے ہوئے درج ذیل چند ایک باتوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے:

اسماء سے صفات کو مشتق کیا جاسکتا ہے جبکہ صفات سے اسماء نہیں بنائے جاسکتے۔ جیسے اللہ تعالی کے اسماء میں رحیم، قادر، عظیم سے اللہ تعالی کی صفات رحمت، قدرت اور عظمت مشتق ہیں۔ لیکن صفات باری تعالی سے اسماء نہیں بنائے جاسکتے۔ جیسے ارادہ سے مرید وغیرہ افعال باری تعالی سے اسماء نہیں بنائے جاسکتے جبکہ افعال سے صفات بنائی جاسکتی ہیں۔

اسماء وصفات استعاذہ اور حلف میں تو یکساں ہیں لیکن عبادت و دعا میں صرف اسماء ہی مستعمل ہوں گے صفات نہیں۔ مثلاً نام رکھتے ہوئے عبد الکریم، عبد الرحمان نام رکھے جائیں گے نہ کہ عبد الکرم یا عبد الرحمۃ وغیرہ۔ اسی طرح دعا کرتے ہوئے یارحیم، یاکریم اور یاعلیم پکارا جائے گا نہ کہ یارحم، یاکرم اور یاعلم وغیرہ۔

## صفات باری تعالی پر ایمان سے مراد:

امام ابن تیمیہؒ صفات باری تعالی پر ایمان رکھنے کے حوالے سے لکھتے ہیں:

الْإِيمَانُ بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ فِي كِتَابِهِ وَبِمَا وَصَفَهُ بِهِ رَسُولُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ: تَحْرِيفٍ وَلَا تَعْطِيلٍ، وَمِنْ غَيْرِ: تَكْيِيفٍ وَلَا تَمْثِيلٍ[10]

"بغیر تحریف و تعطیل اور بغیر تکییف و تمثیل کے ان تمام (اسماء حسنی اور صفات علیا) پر ایمان رکھنا جن سے اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں خود کو متصف کیا ہے یا اللہ تعالی کو اس کے رسول ﷺ نے متصف کیا ہے۔"

---

[9] علوي بن عبد القادر السّقّاف، **صفات الله عز وجل الواردة في الكتاب والسنة**، (مدینہ منورہ: الدرر السنیہ، ۲۰۰۶ء)، ۲۰

[10] ابن تیمیہ، أحمد بن عبد الحلیم، **العقیدۃ الواسطیہ**، (الریاض: أضواء السلف، ۱۹۹۹ء)، ۵۷

**حافظ بن احمد الحکمی رقم طراز ہیں:**

هو الإيمان بما وصف الله تعالى به نفسه في كتابه ووصف به رسوله صلى الله عليه وسلم من الأسماء الحسنى والصفات العلى، وإمرارها كما جاءت بلا كيف[11]

**"ان تمام اسماء حسنیٰ اور صفات علیا پر ایمان رکھنا جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خود کو متصف کیا ہے یا اللہ تعالیٰ کو اس کے رسول ﷺ نے متصف کیا ہے اور انہیں بغیر تکییف کے ویسے ہی ماننا جیسے ان کا ذکر ہوا ہے۔"**

## قرآن وحدیث میں وارد صفاتِ الٰہی:

**قرآن وحدیث میں وارد صفاتِ باری تعالیٰ اور ان کے لفظی معانی ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:**

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|---|---|
| الأَوَّلِيَّةُ[12] | اوّل | الإِتْيَانُ وَالْمَجِيءُ[13] | آنا | الإِجَابَةُ[14] | جواب دینا |
| الأَحَدُ[15] | اکیلا | الإِحْسَانُ[16] | احسان کرنا | الأَخْذُ بِالْيَدِ[17] | ہاتھ سے پکڑنا |
| الآخِرِيَّةُ[18] | آخری | الأَذَنُ (بمعنى الاستماع)[19] | سننا | الإِرَادَةُ والْمَشِيئَةُ[20] | ارادہ |

---

[11] الحكمي، حافظ بن أحمد بن علي، **أعلام السنة المنشورة لاعتقاد الطائفة الناجية المنصورة**،(السعودیہ: وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد، ۱۴۲۲ھ)، ۲۵

[12] الحدید:۳، مسلم بن الحجاج، **الجامع الصحيح**،(بيروت: دار إحياء التراث العربي، سن)، حديث: ۲۷۱۳

[13] البقرة:۲۱۰، الأنعام:۱۵۸، الفجر:۲۲، بخاري، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحيح**،(دار طوق النجاة، ۱۴۲۲ھ)، حديث:۷۴۰۵، مسلم، **الجامع الصحيح**، حديث:۲۶۷۵

[14] آل عمران:۱۹۵، ھود:۶۱، البقرة:۱۸۶، مسلم، **الجامع الصحيح**، حديث:۲۷۳۵، نسائی، أحمد بن شعيب، **السنن الكبرى**، (بيروت: مؤسسة الرسالة، ۲۰۰۱ء)، حديث:۱۱۷

[15] الاخلاص:۱، بخاری، **الجامع الصحيح**، حديث:۴۹۷۵، ابوداود، سليمان بن الأشعث السجستاني، **سنن أبي داود**،(بيروت: المكتبة العصرية، سن)، حديث:۹۸۵

[16] السجدة:۷، التغابن:۳، الطلاق:۱۱، القصص:۷۷، الطبراني، سليمان بن أحمد، ابو القاسم، **المعجم الأوسط**،(القاهرة: دار الحرمين، سن)، حديث:۵۷۳۵، عبد الرزاق، ابو بکر بن همام، **المصنف**،(الهند، المجلس العلمي، ۱۴۰۳ھ)، حديث:۸۶۰۳

[17] الأعراف:۱۷۲، مسلم، **الجامع الصحيح**، حديث:۲۷۸۸، مسلم، الجامع الصحيح، حديث:۱۰۱۴

[18] الحديد:۳

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اسْتِطَابَةُ الْرَّوَائِحِ[21] | خوشبو کا اچھا لگنا | الاسْتِوَاءُ عَلَى الْعَرْشِ[22] | عرش پر مستوی ہونا | الأَصَابِعُ[23] | انگلیاں |
| الإِلَٰهِيَّةُ والأُلُوهِيَّةُ | الوہیت | الأَمْرُ | حکم | الإِمْسَاكُ[24] | روکنا |
| الأَنَامِلُ[25] | انگلیاں | الانْتِقَامُ مِنْ الْمُجْرِمِينَ[26] | مجرموں سے انتقام | الإِيجَابُ والتَّحْلِيلُ والتَّحْرِيمُ[27] | حلال و حرام کرنا |

---

19 بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۵۰۲۴، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۹۲

20 الانعام:۱۲۵، المائدۃ:۱، الدھر:۳۰، آل عمران:۲۶، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۵۹۹۵، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۶۴۶، ۲۸۷۹

21 بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۵۹۲۷، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۱۵۱

22 طہ:۵، الأعراف:۵۴، یونس:۳، الرعد:۲، الفرقان:۵۹، السجدۃ:۴، الحدید:۴، نسائی، **السنن الکبری**، حدیث:۱۱۳۲۸

23 مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۶۵۴، ترمذي، محمد بن عیسی، **السنن**، (بیروت: دار الغرب الإسلامي، ۱۹۹۸ء)، حدیث:۲۱۴۰، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۸۱۱، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۸۶

24 فاطر:۴۱، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۸۱۱، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۸۶

25 ترمذی، **السنن**، حدیث:۳۲۳۵، احمد بن حنبل، **المسند**، (مؤسسة الرسالہ، ۲۰۰۱ء)، حدیث:۲۲۱۰۹

26 المائدۃ:۹۵، السجدۃ:۲۲، ترمذی، **السنن**، حدیث:۲۵۶۱

27 البقرۃ:۲۷۵، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۳۳۷، ۵۶۵

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| الْبَارِيءُ[28] | پیدا کرنے والا | الْبَاطِنُ (الْبَاطِنِيَّةُ)[29] | پوشیدہ | بَدِيعُ السَّمَوَاتِ والأَرْضِ[30] | آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا |
| الْبِرُّ[31] | احسان | البَرَكَةُ والتَبَارُكُ[32] | برکت عطا فرمانے والا | البَسْطُ والقَبْضُ[33] | پھیلانا اور سکیڑنا |
| الْبَشْبَشَةُ أو الْبَشَاشَةُ[34] | خوش ہونا | البَصَرُ[35] | آنکھ | الْبَطْشُ[36] | پکڑنا |
| الْبُغْضُ[37] | ناپسند کرنا | الْبَقَاءُ[38] | باقی رہنا | التَّجَلِّي[39] | تجلی کا اظہار کرنا |
| التَّرَدُّدُ فِي قَبْضِ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ[40] | مومن کی جان لینے میں تردد | التَّرْكُ[41] | چھوڑنا | التَّشْرِيعُ[42] | دین کا اجراء |

---

[28] البقرة:۵۴، الحشر:۲۴، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۰۴۷

[29] الحدید:۳، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۱۳

[30] البقرة:۱۱۷، الانعام:۱۰۱، نسائي، أحمد بن شعیب، **السنن الصغری**، (حلب: مکتب المطبوعات الإسلامیہ، ۱۹۸۶ء)، حدیث:۱۳۰۰، احمد، **المسند**، حدیث:۱۲۶۱۱

[31] الطور:۲۸، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۰۳، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۶۷۵

[32] هود:۷۳، الملک:۱، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۹

[33] البقرة:۲۴۵، المائدة:۶۴، الاسراء:۳۰، ابوداود، **السنن**، حدیث:۳۴۵۱، ابن ماجه، محمد بن یزید، (دار إحیاء الکتب العربیة، س۔ن) حدیث:۲۲۰۰

[34] احمد، **المسند**، حدیث:۸۰۶۵، ابن ماجه، **السنن**، حدیث:۸۰۰

[35] النساء:۵۸، الشوری:۱۱، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۳۸۴

[36] الدخان:۱۶، القمر:۳۶، البروج:۱۲

[37] مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۶۳۷

[38] الرحمن:۲۷

[39] الاعراف:۱۴۳، احمد، **المسند**، حدیث:۱۲۲۶۰، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۴۳۷

[40] بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۵۰۲

[41] البقرة:۱۷، فاطر:۴۵، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۹۸۵

[42] الشوری:۱۳، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۵۴

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| التَّقْدِيمُ والتَّأْخِيرُ[43] | تقدیم و تاخیر | التَّقَرُّبُ والْقُرْبُ والدُّنُوُّ[44] | قریب ہونا | التَّوْبُ[45] | توبہ قبول کرنا |
| الْجَبَرُوتُ[46] | عظمت، قدرت | الْجَلَالُ[47] | عظیم ہونا | الْجَمَالُ[48] | خوبصورت |
| الْجَنْبُ[49] | پہلو | الْجُودُ[50] | سخاوت | الْحَاكِمُ وَالْحَكَمُ[51] | حاکم |
| الْحُبُّ وَالْمَحَبَّةُ[52] | محبت کرنا | الْحَثْوُ[53] | چلو | الْحُجْزَةُ وَالْحَقْوُ[54] | کمر ازار باندھنے کی جگہ |
| الْحَسِيبُ[55] | کافی ہونے والا | الْحِفْظُ[56] | حفاظت | الْحَفِيُّ[57] | شفقت کرنا |
| الْحَقُّ[58] | حق | الْحِكْمَةُ[59] | دانائی | الْحِلْمُ[60] | بردباری |

[43] المنافقون:۱۱، ابراہیم:۴۱، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۳۹۸، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۱۹

[44] البقرۃ:۱۸۶، ھود:۶۱، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۵۳۷، ۷۵۳۶، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۶۷۵

[45] البقرۃ:۳۷، النساء:۲۷، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۷۵۰

[46] الحشر:۲۳، ابوداؤد، **السنن**، حدیث:۸۷۳، نسائی، **السنن الکبری**، حدیث:۷۲۲، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۴۳۹

[47] الرحمن:۲۷، الرحمن:۷۸، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۵۱۰

[48] مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۹۱

[49] الزمر:۵۶

[50] ترمذی، **السنن**، حدیث:۲۷۹۹

[51] الانعام:۱۱۴، الاعراف:۸۷، ابوداؤد، **السنن**، حدیث:۴۹۵۵

[52] البقرۃ:۱۹۵، المائدۃ:۵۴، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۳۰۰۹، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۴۰۴

[53] احمد، **المسند**، حدیث:۲۲۳۰۳، ابن ماجہ، **السنن**، حدیث:۴۲۸۶

[54] احمد، **المسند**، حدیث:۲۹۵۲، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۸۳۰

[55] النساء:۸۶، النساء:۶، الاحزاب:۳۹، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۰۶۱

[56] ھود:۵۷، یوسف:۶۴، ترمذی، **السنن**، حدیث:۲۵۱۶

[57] مریم:۴۷

[58] حج:۶، المومنون:۱۱۶، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۱۲۰، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۶۹

[59] الانعام:۱۸، البقرۃ:۲۲۸، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۶۹۶

[60] البقرۃ:۲۶۳، فاطر:۴۳، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۳۴۵، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۳۰

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| الْحَمِيدُ[61] | قابلِ تعریف | الْحَنَانُ (بمعنی الرحمة)[62] | رحمت کرنے والا | الْحَيَاءُ وَالاسْتِحْيَاءُ[63] | حیاء کرنے والا |
| الْحَيَاةُ[64] | زندگی | الْخَبِيرُ[65] | باخبر | الْخِدَاعُ لِمَنْ خَادَعَهُ[66] | دھوکہ دینے والوں کے ساتھ تدبیر کرنا |
| الْخَلْقُ[67] | پیدا کرنا | الْخُلَّةُ[68] | دوستی | الدَّلالَةُ أو الدَّلِيلُ[69] | رہنمائی کرنا |
| الدَّيَّان[70] | فیصلہ کرنے والا | الذَّاتُ | ذات۔[71] | الرَّأْفَةُ[72] | نرمی |
| الرُّؤْيَةُ[73] | دیکھنا | الرُّبُوبِيَّةُ[74] | پرورش کرنا | الرِّجْلُ وَالْقَدَمَانِ[75] | دو پاؤں |

---

[61] البقرة۲۶۷، فاطر:۱۵، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۳۳۷۰، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۰۶

[62] مریم:۲۳، احمد، **المسند**، حدیث:۱۱۰۸۱

[63] البقرة:۲۶، الاحزاب:۵۳، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۶، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۱۷۶، ابن ماجہ، **السنن**، حدیث:۳۸۶۵

[64] آل عمران:۲، الفرقان:۵۸، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۱۷

[65] التحریم:۳، الانعام:۷۳، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۹۷۴

[66] النساء:۱۴۲، ابن ماجہ، **السنن**، حدیث:۲۰۲۶

[67] الاعراف:۵۴، الحجر:۸۶، ق:۱۶، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۵۹۵۳، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۱۱۱

[68] النساء:۱۲۵، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۳۸۳، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۳۳۵۳

[69] الصف:۱۰، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۳۸۰

[70] احمد، **المسند**، حدیث:۱۶۰۴۲

[71] بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۳۳۵۸، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۳۷۱

[72] النور:۲۰، الحشر:۱۰

[73] طہ:۴۶، العلق:۱۴، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۵۰، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۰،۹

[74] الفاتحہ:۲، الرحمن:۱۷، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۷۹

[75] بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۶۶۱، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۸۴۶

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| الرَّحْمَةُ[76] | رحمت | الرَّزْقُ[77] | رزق عطا کرنا | الرُّشْدُ[78] | ہدایت دینا |
| الرِّضٰی[79] | راضی ہونا | الرِّفْقُ[80] | نرمی | الرَّقِیبُ[81] | محافظ و نگہبان |
| الرَّوْحُ[82] | رحمت کرنا | الرُّوْحُ[83] | روح | الزَّارِعُ[84] | اگانے والا |
| السَّاقُ[85] | پنڈلی | السُّبُوْحُ[86] | ہر قسم کے نقص سے پاک ہونا | السِّتْرُ[87] | پردہ پوشی کرنا |
| السُّخْرِیَةُ بِالکافِرِینَ[88] | کافروں کے ساتھ مذاق کرنا | السَّخَطُ أو السُّخْطُ[89] | غصے ہونا | السُّرْعَةُ[90] | جلدی کرنا |
| السُّکُوتُ[91] | خاموشی | السَّلَامُ[92] | سلامتی والا | السُّلْطَانُ[93] | بادشاہ |

---

[76] الفاتحہ:۲، البقرۃ:۲۱۸، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۰۴۷، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۵۱

[77] النحل:۱۱۴، الذاریات:۵۸، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۴۱، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۴۳۴

[78] ترمذی، **السنن**، حدیث:۲۰۷، احمد، **المسند**، حدیث:۱۶۹۷

[79] المائدۃ:۱۱۹، الفتح:۱۸، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۸۶

[80] بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۹۲۷، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۵۹۳

[81] النساء:۱، المائدۃ:۱۱۷

[82] یوسف:۸۷

[83] النساء:۱۷۱، مریم:۱۷، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۹۵

[84] الواقعۃ:۶۴

[85] القلم:۴۲، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۴۳۹

[86] مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۸۷، ابوداؤد، **السنن**، حدیث:۸۷۲

[87] نسائی، **السنن الصغری**، حدیث:۴۰۶، ابوداؤد، **السنن**، حدیث:۴۰۱۲

[88] التوبہ:۷۹، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۸۶، ترمذی، **السنن**، حدیث:۲۵۹۵

[89] المائدۃ:۸۰، محمد:۲۸، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۵۴۹، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۸۲۹

[90] البقرۃ:۲۰۲، النور:۳۹، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۷۸۸، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۴۶۴

[91] ابوداؤد، **السنن**، حدیث:۳۸۰۰، حاکم، محمد بن عبد اللہ، **المستدرک علی الصحیحین**، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء)، حدیث:۷۱۱۳

[92] الحشر:۲۳، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۵۹۱

[93] ابوداؤد، **السنن**، حدیث:۴۶۶

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| السَّمْعُ[94] | کان | السَّيِّدُ[95] | سردار | الشَّافِي[96] | شفا دینے والا |
| الشَّخْص[97] | اس لفظ کی نسبت اللہ تعالی کی طرف ثابت ہے۔ | الشِّدَّةُ (بمعنی القوَّة)[98] | قوت والا ہونا | الشُّكْرُ[99] | قدردانی کرنا |
| الشِّمَالُ[100] | بایاں | الشَّهِيدُ[101] | گواہ، حاضر | شَيْءٌ[102] | یہ لفظ اللہ تعالی کی طرف منسوب ہے۔ |
| الصَّبْرُ[103] | صبر کرنا | الصِّدْقُ[104] | سچ | الصِّفَةُ[105] | خوبی |
| الصَّمَدُ[106] | بے نیاز | الصُّنْعُ[107] | کاریگری | الصُّورَةُ[108] | صورت |

---

[94] طہ:۴۶، الشوری:۱۱، ابن ماجہ، **السنن**، حدیث:۱۸۸

[95] ابو داؤد، **السنن**، حدیث:۴۸۰۶

[96] الشعراء:۸۰، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۵۷۵۰، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۱۹۱

[97] مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۴۹۹

[98] الرعد:۱۳، القصص:۳۵، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۰۰۶، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۷۵

[99] البقرۃ:۱۵۸، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۵۶۶، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۲۴۴

[100] مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۸۷

[101] آل عمران:۱۸، الانعام:۱۹، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۷۳۹

[102] الانعام:۱۹، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۵۱۳۵

[103] بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۳۷۸

[104] آل عمران:۹۵، الاحزاب:۲۲، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۳۸۵، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۳۴۴

[105] بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۳۷۵، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۸۱۳

[106] الاخلاص:۲، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۹۷۴

[107] النمل:۸۸، حاکم، **المستدرک**، حدیث:۸۵

[108] بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۴۳۷

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| الطَّبِیبُ[109] | ہر قسم کی بیماری اور دوا کو جاننے والا | الطَّیِّبُ[110] | پاک | الظَّاهِرِیَّةُ[111] | ظاہر ہونا |
| الْعِتَابُ أوِ الْعَتْبُ[112] | سزا دینا | الْعَدْلُ[113] | عدل کرنا | الْعِزُّ وَالْعِزَّةُ[114] | غلبہ اور عزت |
| الْعَطَاءُ وَالْمَنْعُ[115] | عطا کرنا اور روکنا | الْعَظَمَةُ[116] | بڑائی | الْعَفْوُ وَالْمُعَافَاةُ[117] | معاف کرنا |
| الْعِلْمُ[118] | جاننا | الْعُلُوُّ وَالْفَوْقِیَّةُ[119] | بلند ہونا | الْفِعْلُ[120] | کام کرنا |
| الْعَیْنُ[121] | آنکھ | الْغَضَبُ[122] | غضب کرنا | الْغِنَی[123] | غنی ہونا |

---

109 ابو داؤد، **السنن**، حدیث:۴۲۰۷، احمد، **المسند**، حدیث:۲۴۷۷۴

110 مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۰۱۵

111 الحدید:۳، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۱۳

112 بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۲۲، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۳۸۰

113 بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۳۱۵۰، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۰۶۲

114 البقرۃ:۱۲۶، آل عمران:۲۶، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۶۲۰

115 الکوثر:۱، طٰہ:۵۰، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۸۴۴، ۱۷، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۵۹۳، ۱۰۳۷

116 البقرۃ:۲۵۵، الواقعۃ:۹۶، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۵۱۰، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۹۳

117 النساء:۴۳، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۹۶۳، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۸۶

118 الانعام:۷۳، البقرۃ:۲۵۵، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۳۸۲

119 البقرۃ:۲۵۵، الاعلیٰ:۱، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۵۳۷

120 ابراہیم:۲۷، یٰس:۷۱، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۱۴۳

121 ھود:۳۷، طٰہ:۳۹، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۳۳۹، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۷۱

122 النور:۹، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۳۱۹۴، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۵۱

123 المجادلۃ:۲۱، یوسف:۲۱، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۱۱۴، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۲۴

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| الْغَيْرَةُ[124] | غیرت | الْفَتْحُ[125] | کھولنا | الْفَرَحُ[126] | خوش ہونا |
| الْفَطْرُ[127] | کسی چیز کی ابتداء کرنا | الْقَبْضُ وَالطَّيُّ[128] | لپیٹنا | الْقُدْرَةُ[129] | صاحبِ قدرت ہونا |
| الْقُدُّوسُ[130] | ہر کمی سے پاک ہونا | الْقُرْآنُ[131] | قرآن مجید | الْقَهْرُ[132] | غلبہ |
| الْقَوْلُ[133] | گفتگو کرنا | الْقُوَّةُ[134] | قوت والا | الْقَيُّومُ[135] | قائم بالذات/ قائم رکھنے والا |
| الْكَافِي[136] | کافی ہونا | الْكِبْرُ وَالْكِبْرِيَاءُ[137] | بڑائی/کبریائی | الْكِتَابَةُ وَالْخَطُّ[138] | لکھنا |
| الْكَرَمُ[139] | کرم کرنا | الْكُرْهُ[140] | ناپسند کرنا | الْكَفُّ[141] | ہتھیلی |

124 بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۴۱۶، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۴۹۸

125 سبا:۲۶، الاعراف:۸۹، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۳۱۲۴، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۷۴۷

126 بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۳۰۸، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۴۴

127 الاسرا:۵۱، الروم:۳۰، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۷۰

128 البقرۃ:۲۴۵، الزمر:۶۷، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۵۱۹، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۸۷

129 البقرۃ:۲۰، الانعام:۶۵، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۲۰۲

130 الحشر:۲۳، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۸۷

131 امام بخاریؒ نے اس پر باب قائم کیا ہے۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، ۹:۱۲۴

132 الانعام:۱۸، الرعد:۱۶

133 البقرۃ:۳۸، الاحزاب:۴، اکثر احادیث قدسیہ کا آغاز "قال" سے ہی ہوتا ہے۔

134 الشوری:۱۹، الذاریات:۵۱، بخاری، **الجامع الصحیح**، ۹:۱۱۵

135 البقرۃ:۲۵۵، آل عمران:۲، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۱۲۰، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۶۹

136 البقرۃ:۱۳۷، الحجر:۹۵، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۱۵

137 الحشر:۲۳، الجاثیہ:۳۷، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۸۷۸، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۸۰

138 آل عمران:۱۸۱، الاعراف:۱۴۵، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۳۱۹۴، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۵۱

139 الانفطار:۶، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۴۹۸

140 التوبۃ:۴۶، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۴۰۸، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۵۹۳

141 مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۰۱۴، ترمذی، **السنن**، حدیث:۳۲۳۵

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| الْكَفِيلُ[142] | کفالت کرنا | الْكَلَامُ وَالْقَوْلُ وَالْحَدِيثُ[143] | بات چیت کرنا | الْكَنَفُ[144] | پہلو/کندھا |
| الْكَيْدُ لأعْدَائِهِ[145] | دشمن کے خلاف تدبیر کرنا | اللُّطْفُ[146] | مہربانی کرنا | اللَّعْنُ[147] | لعن کرنا |
| الْمُؤْمِنُ[148] | امن دینے والا | الْمُبِينُ[149] | واضح کرنے والا | الْمَتَانَةُ[150] | سنجیدگی |
| الْمَجْدُ[151] | بزرگی/عظمت | الْمُحِيطُ[152] | گھیرنے والا | الْمُحْيِي وَالْمُمِيتُ[153] | زندہ کرنے والا اور مارنے والا |
| الْمُسْتَعَانُ[154] | مددگار | الْمَسْحُ[155] | چھونا | الْمُصَوِّرُ[156] | صورتیں بنانے والا |
| الْمَعِيَّةُ[157] | ساتھ ہونا | الْمَغْفِرَةُ وَالْغُفْرَانُ[158] | بخشش کرنا | الْمَقْتُ[159] | ناراض ہونا |

142 النحل:۹۱، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۲۹۱

143 النساء:۱۶۴، القصص:۳۰، الکھف:۱۰۹، التوبۃ:۶، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۶۱۴، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۶۵۲

144 بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۰۷۰

145 یوسف:۷۶، الطارق:۱۶

146 الانعام:۱۰۳، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۹۷۴

147 النساء:۹۳، الاحزاب:۶۴، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۵۹۳۷، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۱۲۴

148 الحشر:۲۳

149 النور:۲۵

150 الذاریات:۵۸

151 البروج:۱۵، ھود:۷۳، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۳۳۶۹، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۰۷

152 البقرۃ:۱۹، الطلاق:۱۲

153 البقرۃ:۲۸، الحج:۶۶، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۶۳۱۲

154 الفاتحہ:۵، یوسف:۱۸، ترمذی، **السنن**، حدیث:۲۵۱۶

155 ترمذی، **السنن**، حدیث:۳۰۷۵، ابوداؤد، **السنن**، حدیث:۴۷۰۳

156 آل عمران:۶، الحشر:۲۴، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۶۱۱

157 الحدید:۴، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۴۰۵، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۶۷۵

158 البقرۃ:۲۸۵، فاطر:۲۸، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۲۵

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| الْمُقِيتُ[160] | روزی عطا فرمانیوالا | الْمُلْكُ وَالْمَلَكُوتُ[161] | بادشاہی | الْمَلَلُ[162] | کمی کرنا |
| الْمُمَاحَلَةُ وَالْمِحَالُ[163] | تدبیر کرنا | الْمَنُّ وَالْمِنَّةُ[164] | احسان کرنا | النَّاصِرُ وَالنَّصِيرُ[165] | مددگار |
| النُّزُولُ والْهُبُوطُ والتَّدَلِّي (إلى السماء الدنيا)[166] | اترنا | النِّسْيَانُ (بمعنى الترك)[167] | چھوڑ دینا | النَّظَرُ[168] | دیکھنا |
| النَّفْسُ (بسكون الفاء)[169] | اس لفظ کی نسبت اللہ تعالی کی طرف ثابت ہے۔ | النَّفَسُ (بالتحريك)[170] | اس لفظ کی نسبت اللہ تعالی کی طرف ثابت ہے | النُّورُ، ونُورُ السَّمَاوَاتُ والأَرْضُ[171] | نور، زمین و آسمان کا نور |
| الْهَادِي[172] | ہدایت دینے والا | الْهَرْوَلَةُ[173] | جلدی چلنا، دوڑنا | الْهَيْمَنَةُ[174] | نگہبانی |
| الْوَاحِدُ | اکیلا، تنہا | الْوَارِثُ[176] | وارث | الْوَاسِعُ | وسعت والا |

159 غافر:۱۰، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۸۶۵

160 النساء:۸۵

161 آل عمران:۲۶، الحشر:۲۳، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۸۱۲، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۸۷

162 بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۳، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۸۵

163 الرعد:۱۳

164 آل عمران:۱۶۴، ابراہیم:۱۱، ابوداؤد، **السنن**، حدیث:۱۴۹۵، ترمذی، **السنن**، حدیث:۳۵۴۴

165 آل عمران:۱۵۰، الانفال:۴۰، ترمذی، **السنن**، حدیث:۳۵۸۴

166 بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۱۴۵، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۵۸

167 التوبۃ:۶۷، الاعراف:۵۱، السجدۃ:۱۴، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۹۶۸

168 آل عمران:۷۷، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۵۶۴

169 آل عمران:۲۸، المائدۃ:۱۱۶، الانعام:۵۴، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۵۷۷

170 طبرانی، سلیمان بن احمد، **المعجم الکبیر**، (القاہرۃ: مکتبہ ابن تیمیہ، س ن) حدیث:۶۳۵۸

171 النور:۳۵، الزمر:۶۹، احمد، **المسند**، حدیث:۲۶۶۴

172 الاعراف:۴۳، القصص:۵۶، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۵۷۷

173 بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۵۰۴۷، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۶۷۵

174 الحشر:۲۳

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| وَالْوَحْدَانِيَّةُ[175] | | | | وَالْمُوسِعُ[177] | |
| الْوِتْرُ[178] | اکیلا | الْوَجْهُ[179] | چہرہ | الْوَدُودُ[180] | محبت کرنے والا |
| الْوَصْلُ وَالْقَطْعُ[181] | ملانا اور جدا کرنا | الْوَكِيلُ[182] | کارساز | الْوَلِيُّ وَالْمَوْلَى (الْوِلَايَةُ وَالْمُوَالَاةُ)[183] | دوست |
| الْوَهَّابُ[184] | عطا فرمانے والا | الْيَدَانِ[185] | دو ہاتھ | الْيَمِينُ[186] | دایاں ہاتھ |

## صفاتِ باری تعالیٰ کے متعلق مختلف مسالک

### ا۔ معتزلہ:

معتزلہ کے متعلق ظاہری تاثر یہ ہے کہ وہ صفات باری تعالیٰ کی نفی کرتے تھے جیسا کہ اہلِ علم نے ان کے متعلق لکھا ہے۔[187] ان کے اس عقیدے میں تفصیل ہے وہ یونانی فلاسفہ سے بہت زیادہ متاثر تھے اور اس سلسلے میں عجیب و غریب موشگافیاں کرتے تھے۔ ان کی فکر کا خلاصہ یہ ہے وہ صفاتِ الٰہی کا انکار نہیں کرتے تھے بلکہ وہ صفات کو ذاتِ الٰہی سے الگ نہیں سمجھتے تھے اور جن صفات کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے انہوں نے ان کی تاویل کی اور کہا کہ یہ ذاتِ باری تعالیٰ کے اسماء ہیں نہ کہ صفات گویا معتزلہ صفاتِ باری تعالیٰ کو زائد از ذات، ازلی اور قدیم ماننے کی

[176] مریم:۴۰، الحجر:۲۳

[175] النساء:۱۷۱، غافر:۱۶، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۸۴۴، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۵۹۳

[177] البقرۃ:۱۱۵، الانعام:۸۰، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۹۰۵

[178] مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۶۷۷

[179] البقرۃ:۲۷۲، الرعد:۲۲، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۰۶۲

[180] ھود:۹۰، البروج: ۱۴

[181] مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۵۵۵

[182] آل عمران:۱۷۳، الانعام:۱۰۲، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۴۵۶۳

[183] البقرۃ:۲۵۷، محمد:۱۱، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۳۱۲۹

[184] آل عمران، شوریٰ:۴۹، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۵۴۱

[185] المائدۃ:۶۴، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۵۹، بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۳۳۴۰، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۱۹۴

[186] الزمر:۶۷ بخاری، **الجامع الصحیح**، حدیث:۷۴۱۹، ۷۳۸۲، مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث:۲۷۸۷

[187] ابو زہرہ، شیخ محمد، **اسلامی مذاہب (مترجم)**، (فیصل آباد: ملک سنز، س ن)، ۲۵۶، ۲۵۵

بجائے انہیں ذات میں شامل مانتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ذاتِ الٰہ اور صفاتِ الٰہ ایک ہی چیز ہے۔ یعنی اللہ تعالی بذاتہ حیی اور عالم ہے قادر ہے نہ کہ کسی ایسی صفت کی بناء پر جیسے حیات، علم یا قدرت کہیں کیونکہ اگر عالم بعلم زائد علی ذاتہ یا حیی بحیاۃ زائد علی ذاتہ مانا جائے تو ضروری ہو گا کہ صفت اور موصوف یا حامل اور محمول کو تسلیم کیا جائے لیکن یہ صورت تو اجسام میں پائی جاتی ہے اور اللہ تعالی جسمیت سے پاک ہے۔ اگر ہم کہیں کہ ہر صفت قائم بنفسھا ہے تو بہت سی قدیم چیزوں کا وجود ماننا پڑے گا اور یوں تعدّدِ الٰہ کا نظریہ قائم ہو جائے گا۔ [188]

**۲۔** مجسمہ، حشویہ اور مشبہہ اللہ تعالی کے لیے جسم کو ثابت کرتے ہیں۔ [189]

## ۳۔ جہمیہ:

علامہ عبد الکریم شہرستانی جہمیہ کے متعلق لکھتے ہیں:

"جس صفت سے مخلوقِ خدا کو موصوف کیا جا سکتا ہے اس صفت سے اللہ تعالی کو متصف کرنا جائز نہیں کیونکہ اس سے تشبیہ لازم آتی ہے۔ سو اس سے اللہ تعالی کے حیّ اور عالم ہونے کی نفی کی کیونکہ اگر ان کو تسلیم کر لیا جائے تو انسانوں سے تشبیہ ہو گی جو ناجائز ہے۔ مگر انہوں نے اللہ تعالی کے قادر، فاعل اور خالق ہونے کا اثبات کیا۔" [190]

## ۴۔ اشاعرہ:

شیخ محمد ابو زہرہ لکھتے ہیں:

"صفاتِ باری تعالی کے مسئلہ میں امام (ابو الحسن اشعری) کا نقطہ نظر معتزلہ و جہمیہ اور حشویہ و مجسمہ کے بین بین واقع ہے۔ معتزلہ و جہمیہ قرآنِ مجید میں وارد شدہ صفاتِ الٰہیہ کی نفی کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ خدا کی ذاتی صفات سمع و بصر اللہ تعالی کی ذاتِ باری کے علاوہ کچھ نہیں۔ رحمٰن و رحیم اللہ تعالی کے اسماءِ حسنیٰ ہیں۔ حشویہ اور مجسمہ صفاتِ باری تعالی کو حوادث کے مماثل قرار دیتے ہیں، اس لیے اس مسئلے میں ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ امام ابو الحسن اشعری نے اس نظریے کی تردید کی اور قرآن و سنت میں وارد شدہ صفات کو ذاتِ باری تعالی کے

---

[188] مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: نگار سجاد ظہیر، **معتزلہ: ایک مطالعہ**، (کراچی: قرطاس، اپریل ۲۰۲۱ء)، ۶۴۔۷۰

[189] رضاء الحق، مفتی، **بدر اللیالی شرح بدء الامالی فی علم العقائد**، (انڈیا: مجلس البحوث والعلماء، ۲۰۱۷ء)، ۱۲۷، ابو زہرہ، **اسلامی مذاہب** (مترجم)، ۲۲۸

[190] شہرستانی، محمد بن عبد الکریم، **الملل والنحل**، (مؤسسۃ الحلبی، سن)، ۱: ۸۶

لیے ثابت کیا اور کہا یہ خدا کی شان کے لائق ہیں اور ان حوادث کی مماثل نہیں ہیں جو ان کے ہمنام ہیں، جیسے خدا کی صفات سمع وبصر اور کلام انسانوں میں پائے جانے والی قوت سمع وبصر اور کلام کی مانند نہیں ہیں۔"[191]

امام اشعری سے پہلے دو قسم کے گروہ تھے۔ احباب عقل و نقل۔ علامہ اشعری نے ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کیا اور اس سے بعض اوقات ایک نیا نقطہ نظر سامنے آیا۔ مولانا شبلی نعمانی ان کے اس طریق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اربابِ نقل عموماً رویتِ باری تعالی کے قائل تھے حکماء اور معتزلہ کو انکار تھا لیکن ارباب نقل جہاں رویتِ باری تعالی کے قائل تھے اس بات کے بھی قائل تھے خدا عرش پر متمکن ہے، ذوجہہ ہے اور قابلِ اشارہ ہے امام اشعری نے معتزلہ اور حکما کے برخلاف اربابِ نقل کا عقیدہ اختیار کیا لیکن اس بات کے قائل نہ ہو سکے کہ خدا متحیز اور قابلِ اشارہ ہے کیونکہ علومِ عقلیہ کی وجہ سے اس قدر ان کے نزدیک مسلّم ہو چکا تھا کہ متحیز ہونا حادث کا خاصہ ہے اور خدا حادث نہیں ہے، اب یہ مشکل پیش آئی کہ اگر خدا متغیر نہیں تو نظر بھی نہیں آسکتا کیونکہ جو چیز متغیر نہیں وہ نظر نہیں آسکتی مجبوراً ان کو یہ ماننا پڑا کہ کسی شے کے نظر آنے کے لیے اس کا متحیز اور قابلِ اشارہ ہونا ضروری نہیں۔"[192]

## ۴۔ماتریدیہ:

ابوزہرہ صفات باری تعالی کے متعلق ماتریدیہ کے عقائد کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

معتزلہ صفاتِ باری تعالی کی نفی اور اشاعرہ ان کا اثبات کرتے ہیں۔ اشاعرہ کے نزدیک صفاتِ خداوندی غیر ذات ہیں۔ اشاعرہ صفاتِ خداوندی مثلاً قدرت، ارادہ، علم، حیات، سمع، بصر اور کلام کا اثبات کرتے اور انہیں غیر ذات قرار دیتے ہیں۔ معتزلہ کے نزدیک غیر ذات کوئی چیز نہیں۔ وہ کہتے ہیں قرآن میں خدا کی ذکر کردہ صفات مثلاً علیم، خبیر، سمیع وبصیر اس کے اسماء ہیں۔

ماتریدی نے آکر صفاتِ باری کا اثبات کیا۔ مگر ساتھ ہی یہ کیا کہ صفات عین ذات ہیں۔ نہ قائم بالذات ہیں اور منفک عن الذات۔ گویا ذات سے الگ ان کا کوئی وجود بھی نہیں تاکہ یہ استحالہ لازم آئے کہ ان کے تعدد سے قدماء کا تعدد ثابت ہوتا ہے۔

---

[191] ابوزہرہ، **اسلامی مذاہب** (مترجم)، ۲۲۸

[192] شبلی نعمانی، **علم الکلام**، (ہندوستان: مطبع اعظم گڑھ، ۱۳۴۱ھ)، ۶۳

ماتریدی کا نظریہ معتزلہ کی رائے سے قریب تر یا یوں کہیے کہ ان کے نقطہ نظر سے متحد ہے۔ مسلمانوں کے یہاں سرے سے اس بات میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا کہ اللہ تعالی قادر و علیم اور سمیع و بصیر ہے۔ اختلاف اس بات میں ہے کہ آیا صفات غیر ذات ہیں اور اپنا الگ وجود رکھتی ہیں یا نہیں؟ معتزلہ اس کی نفی کرتے ہیں۔ اشاعرہ انہیں غیر ذات مگر قائم بالذات قرار دیتے ہیں۔ ماتریدیہ جب یہ کہتے ہیں کہ صفات ذات کے مغائر نہیں تو ان کا یہ نقطہ نظر معتزلہ سے ہم آہنگ ہے۔"[193]

مزید لکھتے ہیں:

"ماتریدیہ اللہ کے بیان کردہ صفات واحوال کو تسلیم کرنے اور ان کی نفی نہ کرنے کے باوصف اللہ تعالی کو تجسیم اور زمان و مکان سے منزہ قرار دیتے ہیں۔ جن آیات میں خدا کے چہرہ، ہاتھ اور آنکھ کا ذکر آیا ہے ان کی تاویل کرتے ہیں۔ وہ معتزلہ کی طرح ایسی تمام آیات کی تاویل کرتے ہیں جن سے تجسیم اور زمان و مکان کا وہم پڑتا ہے۔"[194]

## ۶۔ اہلِ سنت والجماعت:

اہل سنت والجماعت اللہ تعالی کی تمام صفات پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کے ایسے معانی سے بچتے ہیں جن سے مخلوق کی مشابہت لازم آئے۔ ان کے ہاں ان صفات کے مفہوم کے حوالے دو اسالیب پائے جاتے ہیں:

۱۔ تفویض

۲۔ تاویل

## ۱۔ تفویض:

تفویض کا لفظی معنی ہے سپرد کرنا، سونپنا، کسی معاملہ میں تصرف کا اختیار دینا۔[195] صفات کے حوالے سے تفویض کی دو اقسام ہیں:

## تفویض المعنی:

لفظ کے معنی سے لاعلمی کا اظہار کرنا اور اسے اللہ تعالی کے سپرد کرنا تفویض المعنی کہلاتا ہے۔ مولانا سلیم اللہ خان اس مسلک کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

[193] ابوزہرہ، **اسلامی مذاہب** (مترجم)، ۳۱۱،۳۱۰

[194] ابوزہرہ، **اسلامی مذاہب** (مترجم)، ۳۱۲

[195] قاسمی، مولانا وحید الزمان، **القاموس الوحید**، ۱۲۶۰

"ایک مسلک، مسلکِ تفویض ہے۔ یعنی یہ نصوص ان متشابہات میں سے ہیں جن کے معانی اللہ تعالی کو معلوم ہیں اور ان کی کیفیت بھی اللہ کو ہی معلوم ہے یعنی یہ متشابہ المعنی بھی ہیں اور متشابہ الکیفیہ بھی۔"[196]

## تفویض الکیفیہ:

صفات کا معنی تسلیم کرنا لیکن ان کی کیفیت اللہ تعالی کے سپرد کرنا تفویض الکیفیہ کہلاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ اور اکثر سلف کا یہی مسلک ہے۔ کہ وہ صفات باری تعالی کا معنی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی کیفیت اللہ تعالی کے سپرد کرتے تھے کہ وہ ویسے ہی ہے جیسے اللہ تعالی کی شان کے لائق ہے۔ مزید وہ ان تمام صفات کو مخلوق کی صفات کی مشابہت و مماثلت سے پاک قرار دیتے تھے۔ اس مسلک کی ترجمانی کرتے ہوئے امام ترمذیؒ لکھتے ہیں:

وَالمذْهَبُ فِي هَذَا عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ مِنَ الأَئِمَّةِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَابْنِ الْمُبَارَكِ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، وَوَكِيعٍ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ رَوَوْا هَذِهِ الأَشْيَاءَ، ثُمَّ قَالُوا: تُرْوَى هَذِهِ الأَحَادِيثُ وَنُؤْمِنُ بِهَا، وَلاَ يُقَالُ: كَيْفَ؟ وَهَذَا الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الحَدِيثِ أَنْ يَرْوُوا هَذِهِ الأَشْيَاءَ كَمَا جَاءَتْ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلاَ تُفَسَّرُ وَلاَ تُتَوَهَّمُ وَلاَ يُقَالُ: كَيْفَ، وَهَذَا أَمْرُ أَهْلِ العِلْمِ الَّذِي اخْتَارُوهُ وَذَهَبُوا إِلَيْهِ[197]

"اس بارے میں سفیان ثوری، مالک بن انس، عبد اللہ بن مبارک، سفیان بن عیینہ اور وکیع بن جراح رحمہم اللہ جیسے کبار ائمہ یہ احادیث بیان کرتے اور فرماتے تھے کہ یہ احادیث ہمیں بیان کی گئی ہیں ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور یہ نہیں پوچھتے کہ ان کی کیفیت کیا ہے؟ محدثین کا مختار مسلک یہی ہے۔"

امام ترمذیؒ نے ایک دوسری جگہ اس کو اہلِ سنت کے جمیع اہلِ علم کا مسلک قرار دیا ہے اور اس معاملے میں تاویلات کو جہمیہ کا طرزِ عمل بتلایا ہے۔[198] امام ابن عبد البرؒ رقمطراز ہیں:

أهل السنة مجموعون عَلَى الْإِقْرَارِ بِالصِّفَاتِ الْوَارِدَةِ كُلِّهَا فِي الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ وَالْإِيمَانِ بِهَا وَحَمْلِهَا عَلَى الْحَقِيقَةِ لَا عَلَى الْمَجَازِ إِلَّا أَنَّهُمْ لَا يُكَيِّفُونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ وَلَا يَحُدُّونَ فِيهِ صِفَةً مَحْصُورَةً وَأَمَّا أَهْلُ الْبِدَعِ وَالْجَهْمِيَّةُ وَالْمُعْتَزِلَةُ كُلُّهَا وَالْخَوَارِجُ فَكُلُّهُمْ يُنْكِرُهَا وَلَا يَحْمِلُ شَيْئًا مِنْهَا عَلَى الْحَقِيقَةِ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ

---

[196] سلیم اللہ خان، مولانا، **کشف الباری عما فی صحیح البخاری**، (کراچی: مکتبہ فاروقیہ، ۱۴۳۴ھ)، ۲۲: ۶۵

[197] ترمذی، **السنن**، ۳: ۲۷۳

[198] ترمذی، **السنن**، ۲: ۴۳

مَنْ أَقَرَّ بِهَا مُشَبِّهٌ وَهُمْ عِنْدَ مَنْ أَثْبَتَهَا نَافُونَ لِلْمَعْبُودِ وَالْحَقُّ فِيمَا قَالَهُ الْقَائِلُونَ بِمَا نَطَقَ بِهِ كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ وَهُمْ أَئِمَّةُ الْجَمَاعَةِ[199]

"اہل سنت کا اجماع ہے کہ قرآن وسنت میں وارد تمام صفات کا اثبات کیا جائے، ان پر ایمان لایا جائے، انہیں حقیقت پر محمول کیا جائے نہ کہ مجاز پر۔ اہل سنت نہ تو ان کی کیفیت بیان کرتے ہیں نہ کسی صفت کو محدود و محصور سمجھتے ہیں۔ جبکہ اہلِ بدعت، جہمیہ، معتزلہ اور خوارج سبھی ان صفات کا انکار کرتے ہیں۔ کسی صفت کو حقیقت پر محمول نہیں کرتے۔ ان کا خیال ہے کہ جو ان صفات کا اقرار کرتے ہیں وہ مشبہ ہیں۔ جبکہ اہل سنت یہ کہتے ہیں منکرینِ صفات اصل میں ذاتِ باری تعالی کے منکر ہیں۔ حق وہی ہے جو کتاب وسنت میں منقول ہے اور جس کے ائمہ اہلِ سنت قائل ہیں۔"

## تاویل:

تاویل سے مراد ہے کہ جن صفات سے بظاہر تشبیہ، تجسیم، جہت یا صورت کا مفہوم ظاہر ہوتا ہو جو اللہ تعالی کے شایانِ شان نہیں ان سے مجازی معنی مراد لیے جائیں۔ جیسے ید سے قدرت وغیرہ۔ تاویل کرنے والوں کو مؤولہ کہا جاتا ہے وہ صفاتِ متشابہات کے ظاہری معنی کو چھوڑ کر ایسے لغوی معنی پر محمول کرتے ہیں جو سیاق وسباق کے مطابق ہو اور اس میں تشبیہ ونقص نہ ہو اور عربی لغت بھی اس کی تائید کرتی ہو۔

چنانچہ مولانا سلیم اللہ خانؒ لکھتے ہیں:

"تیسرا مسلک، مسلکِ تاویل ہے کہ ان صفات ونصوص سے ایسے مجازی معنی مراد لیے جائیں جو اللہ تعالی کے شایانِ شان ہوں اور لفظ کے اندر اس معنی کے مراد لینے کی گنجائش ہو، مثلاً ید سے قدرت، وجہ سے ذات اور استواء سے استیلاء مراد لیا جاسکتا ہے، اس مسلک کو "مسلکِ تاویل" کہتے ہیں اور اکثر متاخرین نے اس مسلک کو اختیار کیا ہے البتہ جو مجازی معنی مراد لیے جاتے ہیں وہ یقینی اور قطعی نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ ان پر جزم کا عقیدہ رکھتے ہیں، بلکہ وہ ظن اور احتمال کے درجے میں ہوتے ہیں، یعنی "ید" کی تاویل وہ قدرت سے کرکے کہتے ہیں کہ یہ ایک تاویل اور احتمالی تفسیر کے درجے میں ہے۔"[200]

---

[199] ابن عبد البر، یوسف بن عبد اللہ، **التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد**، (المغرب: وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، ۱۳۸۷ھ)، ۷: ۱۴۵

[200] سلیم اللہ خان، مولانا، **کشف الباری**، ۲۲: ٦۵۵

**امام نوویؒ صفات باری تعالی کے متعلق سلف وخلف کے مسالک کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:**

اعْلَمْ أَنَّ لِأَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَحَادِيثِ الصِّفَاتِ وَآيَاتِ الصِّفَاتِ قَوْلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَهُوَ مَذْهَبُ مُعْظَمِ السَّلَفِ أَوْ كُلِّهِمْ أَنَّهُ لَا يُتَكَلَّمُ فِي مَعْنَاهَا بَلْ يَقُولُونَ يَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نُؤْمِنَ بِهَا وَنَعْتَقِدَ لَهَا مَعْنًى يَلِيقُ بِجَلَالِ اللَّهِ تَعَالَى وَعَظَمَتِهِ مَعَ اعْتِقَادِنَا الْجَازِمِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَأَنَّهُ مُنَزَّهٌ عَنِ التَّجَسُّمِ وَالِانْتِقَالِ وَالتَّحَيُّزِ فِي جِهَةٍ وَعَنْ سَائِرِ صِفَاتِ الْمَخْلُوقِ وَهَذَا الْقَوْلُ هُوَ مَذْهَبُ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ وَاخْتَارَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ مُحَقِّقِيهِمْ وَهُوَ أَسْلَمُ وَالْقَوْلُ الثَّانِي وَهُوَ مَذْهَبُ مُعْظَمِ الْمُتَكَلِّمِينَ أنها تتأول على مايليق بِهَا عَلَى حَسَبِ مَوَاقِعِهَا وَإِنَّمَا يَسُوغُ تَأْوِيلُهَا لِمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِهِ بِأَنْ يَكُونَ عَارِفًا بِلِسَانِ الْعَرَبِ وَقَوَاعِدِ الْأُصُولِ وَالْفُرُوعِ ذَا رِيَاضَةٍ فِي الْعِلْمِ[201]

*"صفاتِ باری تعالی سے متعلق آیات واحادیث کے بارے اہلِ علم کے دو مسالک ہیں۔ پہلا مسلک اکثر بلکہ جمیع سلف کا ہے کہ وہ ان کے معانی میں کلام نہیں کرتے بلکہ ان پر ایمان رکھنے کو واجب قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم ان کے اس معنی کا اعتقاد رکھتے ہیں جو اللہ تعالی کے جلال وعظمت کے شایانِ شان ہے اور وہ اللہ تعالی کو ہر قسم کی تشبیہ، تجسیم، انتقال الغرض مخلوق کی تمام صفات سے مبرا اور منزہ مانتے ہیں۔ یہی مسلک متکلمین کے ایک گروہ کا بھی ہے اور یہی راجح ہے۔ دوسرا مسلک، اکثر متکلمین جس پر ہیں وہ سیاق وسباق کی مناسبت سے صفات کی تاویل کرتے ہیں ان کے نزدیک تاویل صرف ایسے اہلِ علم کے لیے جائز ہے جو دینِ اسلام کے اصول وفروع کا علم رکھتے ہوں اور اس کے ساتھ عربی زبان کے بھی ماہر ہوں۔"*

## خلف کے تاویل کرنے کی وجہ:

**ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:**

وَلَمْ يُرِيدُوا بِذَلِكَ مُخَالَفَةَ السَّلَفِ الصَّالِحِ، مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ يُظَنَّ بِهِمْ ذَلِكَ، وَإِنَّمَا دَعَتِ الضَّرُورَةُ فِي أَزْمِنَتِهِمْ لِذَلِكَ; لِكَثْرَةِ الْمُجَسِّمَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهَا مِنْ فِرَقِ الضَّلَالَةِ، وَاسْتِيلَائِهِمْ عَلَى عُقُولِ الْعَامَّةِ، فَقَصَدُوا بِذَلِكَ رَدْعَهُمْ وَبُطْلَانَ قَوْلِهِمْ، وَمِنْ ثَمَّ اعْتَذَرَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ وَقَالُوا: لَوْ كُنَّا عَلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ السَّلَفُ الصَّالِحُ مِنْ صَفَاءِ الْعَقَائِدِ وَعَدَمِ الْمُبْطِلِينَ فِي زَمَنِهِمْ لَمْ نَخُضْ فِي تَأْوِيلِ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ[202]

---

[201] نووي، يحيى بن شرف، **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج**، (بيروت: دار إحياء التراث العربي، ۱۳۹۲ھ)، ۳: ۱۹

[202] ملا علی قاری، علی بن محمد، **مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح**، (بيروت: دار الفكر، ۲۰۰۲ء)، ۳: ۹۲۴

"خلف نے تاویل کا راستہ سلف صالحین کی مخالفت میں اختیار نہیں کیا بلکہ یہ کام انہوں نے اپنے دور کے حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کیا کیونکہ ان کے زمانے میں مجسمہ اور جہمیہ جیسے گمراہ فرقوں کی کثرت تھی اور یہ عام لوگوں کے اعتقادات اور عقلوں پر غلبہ پا رہے تھے اس لیے خلف نے ان کی تردید کے لیے تاویل کا مسلک اختیار کیا اور ان کی اکثریت یہ عذر پیش بھی کرتی تھی کہ اگر سلف صالحین کی طرح ہمارے دور میں بھی عقائد سادہ ہوتے اور باطل پرست نہ ہوتے تو ہم بھی تاویل کا راستہ اختیار نہ کرتے۔"

مولانا عبد الحیی لکھنویؒ لکھتے ہیں:

"تاویل کا منشاء صرف اس قدر ہے کہ جب فرقہ مجسمہ نے اس قسم کی آیات سے باری تعالی کی شان میں تجسیم کا خیال کیا تو حضرات علماء نے انہیں ساکت وصامت کرنے کے لیے تاویلیں شروع کیں، یہ غرض ہر گز نہ تھی کہ یہ تاویل کردہ معنی ہی مراد ہیں بلکہ محض شبہ تجسیم دفعہ کرنے کے لیے۔ حاصل کلام یہی نکلتا ہے کہ فوقیت، استواء، ید، وجہ وغیرہ کی آیات اپنے ظاہری معنی پر محمول ہیں اور کیفیات سب کی مجہول ہیں اور اس میں تجسم بھی لازم نہیں آتا کیوں کہ جب کیفیت مجہول ہے اور لیس کمثلہ شئی کا پورا پورا خیال کیا گیا تو تجسم کسی طرح بھی لازم نہیں آسکتا۔"[203]

## راجح مسلک:

صفاتِ باری تعالی کی تعبیر کے اوپر تین مسالک بیان کیے گئے ہیں ان میں سے دوسرا مسلک متقدمین، سلف صالحین اور ائمہ اربعہ کا ہے یعنی صفات باری تعالی معلوم المعنی اور متشابہ الکیفیہ ہیں۔ یہ لوگ صفات کے بارے میں تمثیل، تشبیہ، تحریف اور تکییف سے بچتے تھے۔ یہی مسلک اسلم اور احوط ہے۔

چنانچہ مولانا عبد الحیی فرماتے ہیں:

"اس باب میں علماء کے چند مسالک ہیں: ایک مسلکِ تاویل کہ استواء بمعنی استیلاء اور ید بمعنی قدرت اور وجہ بمعنی ذات وعلی ھذا القیاس اور یہی مختار اکثر متاخرین متکلمین کا ہے۔ دوسرا مذہب: تشابہ فی المعنی والکیفیہ۔ تیسرا مسلک: معلوم المعنی متشابہ الکیفیہ، اور حق ان میں مسلکِ ثالث ہے اور یہی مذہب صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین ومحدثین، فقہاء واصولیین محققین کا ہے۔"[204]

---

[203] عبد الحیی لکھنوی، **مجموعۃ الفتاوی**، ا: ۴۲

[204] عبد الحیی لکھنوی، **مجموعۃ الفتاوی**، ا: ۳۹

## خلاصۃ البحث:

اسماء و صفاتِ باری تعالی کا علم تمام علوم میں سے برتر اور اعلی علم ہے۔ اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالی کی معرفت اس کے اسماء و صفات اور ان کے معانی جانے بغیر ممکن نہیں۔ اسماء و صفات باری تعالی کے حوالے سے مسلم متکلمین میں مختلف گروہ موجود رہے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں صفاتِ باری تعالی کے حوالے سے ان کے افکار کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے اور صفاتِ باری تعالی کے حوالے سے افراط و تفریط کے مابین اہلِ سنت کے مسلکِ اعتدال کا ذکر کیا گیا ہے۔ اہلِ سنت اللہ تعالی کی ان تمام صفات کا اقرار کرتے ہیں جو اللہ تعالی نے اپنی ذات کے لیے بیان فرمائی ہیں یا جنہیں رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔ اہلِ سنت کے ہاں ان صفات کی تعبیر کے دو انداز پائے جاتے ہیں ایک انداز یہ ہے کہ متقدمین ان صفات کے ظاہری معانی بیان کرتے ہیں ان کی تفصیل میں نہیں جاتے اور ان کی کیفیت کو اللہ تعالی کے سپرد کرتے ہیں اور ان میں ہر قسم کی تحریف، تمثیل، تشبیہ اور تاویل سے بچتے ہیں۔ دوسرا انداز متاخرین کا ہے وہ ان صفات کے ظاہری معنی مراد لینے کی بجائے عربی زبان کے محاورے اور سیاق و سباق کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کی تاویل کرتے ہیں۔ متاخرین نے یہ انداز متقدمین کی مخالفت کے لیے نہیں بلکہ گمراہ فرقوں کی تردید کے لیے اختیار کیا جو کہ لوگوں کے افکار و نظریات کو متاثر کر رہے تھے۔